روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعہ 3۔اکتوبر 2014ء 7ذوالحج 1435 ہجری 3۔اخاء 1393ہش جلد 64-99 نمبر 226

خدا پر یقین

خدا پر خدا سے یقیں آتا ہے　　وہ باتوں سے ذات اپنی سمجھاتا ہے
کوئی یار سے جب لگاتا ہے دل　　تو باتوں سے لذت اٹھاتا ہے دل
کہ دلدار کی بات ہے اک غذا　　مگر تو ہے منکر تجھے اس سے کیا

(درثمین)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جولائی 2010ء میں فرماتے ہیں:۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب ابن شیخ مسیتا صاحب سکنہ سرساوا ضلع سہارن پور کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنے دوستوں میں اپنی قوت قدسیہ سے یہ اثر پیدا کر دیا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کو کارساز یقین کرتے تھے اور کسی سے ڈر کر جھوٹ جیسی نجاست کو اختیار نہیں کرتے تھے اور حق کہنے سے رکتے نہیں تھے اور اخلاق رذیلہ سے بچتے تھے اور اخلاق فاضلہ کے ایسے خوگر ہو گئے تھے کہ وہ ہر وقت اپنے خدا پر ناز کرتے تھے کہ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ یہ یقین ہی تھا کہ آپ کے دوستوں کے دشمن ذلیل وخوار ہو جاتے تھے اور آپ کے دوست ہر وقت خدا تعالیٰ کے شکر گزار ہی رہتے تھے اور خدائے تعالیٰ کی معیت ان کے ساتھ ہی رہتی تھی اور آپ کے دوستوں میں غنا تھا اور خدائے تعالیٰ پر ہی بھروسہ رکھتے تھے اور حق کہنے سے نہ رکتے تھے اور کسی کا خوف نہ کرتے تھے۔ اعمال صالحہ کا یہ حال تھا کہ ان کے دل محبت الٰہی سے ابلتے رہتے تھے اور جو بھی کام کرتے تھے خالص للّٰہی سے ہی کرتے تھے۔ ریا جیسی ناپاکی سے متنفر رہتے تھے کیونکہ ریاکاری کو حضرت اقدس مسیح موعود خطرناک بداخلاقی فرمایا کرتے تھے کہ اس میں انسان منافق بن جاتا ہے۔ مَیں نے اپنے حضرت اقدس مسیح موعود کی آنکھوں کے پردے کبھی اوپر اٹھے ہوئے نہیں دیکھے تھے۔ ہمیشہ آپ کی آنکھوں کے پردے آپ کی آنکھوں کو ڈھکے ہی رکھتے تھے۔ اتنی حیا آپ کی آنکھوں میں تھی۔ مگر جب کبھی...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آپ کرتے تو آپ کی آنکھوں کے پردے بالکل اوپر اٹھ جاتے تھے ورنہ آپ کی آنکھوں کو پردے چھپائے ہی رکھتے تھے۔ اتنی حیادار تھیں آپ کی آنکھیں۔ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو اتنی محبت تھی کہ جب کبھی آپ آنحضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر فرماتے تو آپ فرماتے اگر یہ پاک رسول دنیا میں نہ آتا تو دنیا میں ہدایت ہی باقی نہ رہتی، گمراہی گمراہی ہوتی۔ حضرت اقدس مسیح موعود اپنی جماعت کو اخلاق رذیلہ سے بچنے کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ تم اللہ تعالیٰ کے مظہر بنو اور اخلاق فاضلہ اختیار کرو تا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنا لے۔ فرماتے ہم نے تو اپنے خدا کو ماں سے زیادہ محبت کرنے والا دیکھا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے اخلاق ہی ایسے تھے کہ جس نے غور سے آپ کے اخلاق کو دیکھا وہی سرخم تسلیم ہو جاتا تھا اور آپ کی محبت میں چُور ہو جاتا تھا اور آپ کی جدائی کو پسند ہی نہ کرتا تھا اور دھونی رما کر آپ کے ہی قدموں میں گر جاتا تھا اور گیند کی طرح ٹھوکریں کھا کر بھی آپ کی جدائی کو پسند نہ کرتا تھا۔ یہ تھے میرے حضرت اقدس مسیح موعود کے اخلاق حسنہ۔ کہتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود بدظنی سے بچنے کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے بدظنی کرنے والا کبھی بھی نورِ ایمان سے منور نہیں ہو سکتا کیونکہ بدظنی خطرناک بداخلاقی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ سے بھی ناامید کر دیتی ہے۔

پس ہماری جماعت کو چاہیے بدظنی سے بہت بچے۔ بدظنی کرنے والا خدا کی پاک جماعت میں شامل نہیں رہ سکتا۔ یہی الٰہی سلسلہ کی پہچان ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے بار بار اپنی جماعت کو یہی نصیحت فرمائی ہے کہ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم ہی کو معرفت الٰہی کا ذریعہ یقین کریں اور اس کے بتائے ہوئے ہی اعمالِ صالحہ ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم نے انہی اعمال کا ذکر کیا ہے جو کہ انسان کو دنیا کی اور آخرت کی بھلائی تک پہنچاتے ہیں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں یہی وہ آخری کتاب ہے جس کی برکات کا ذکر تمام دنیا کے راستبازوں کی زبان نے تصدیق فرمائی تھی۔ پس ہماری جماعت اس پاک کتاب کو اپنا دستور العمل بنائے۔ (رجسٹر روایات نمبر 6 صفحہ 66 تا 68)

(الفضل 31/اگست 2010ء)

بیوت الحمد منصوبہ اور
خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مزید 18 کوارٹرز زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم وبیش 20 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مَد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

قربانی کی کھالوں کے ٹینڈر

قربانی کی کھالوں کیلئے ٹینڈر مطلوب ہیں۔ خواہشمند حضرات اپنے ٹینڈر مورخہ 5/اکتوبر 2014ء بروز اتوار شام 5 بجے تک دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا دیں۔ ٹینڈر اسی روز شام 7 بجے ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

نماز باجماعت کی اہمیت

حضرت مصلح موعود نماز باجماعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا ہے۔ نماز باجماعت کا حکم دیا ہے۔ خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے۔ بلکہ قرآن کریم کی آیات کو دیکھ کر کہ جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا ہے۔ نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے۔ تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے۔ کہ باجماعت ادا کی جائے۔ سوائے اس کے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو۔ پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان۔ یا دوسرے (۔) کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے۔ خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے۔ تو اس کی نماز نہ ہوگی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔

قرآن کریم میں نماز پڑھنے کا جہاں بھی حکم آیا ہے اقیموا الصلوٰۃ کے الفاظ سے آیا ہے۔ کبھی بھی خالی صلوا کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے یہ امر اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اصل حکم یہ ہے کہ فرض نماز کو باجماعت ادا کیا جائے اور بغیر جماعت کے نماز صرف مجبوری کے ماتحت جائز ہے۔ جیسے کوئی کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے۔ تو اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ پس جس طرح کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو۔ لیکن بیٹھ کر پڑھے تو یقیناً وہ گنہگار ہوگا۔ اسی طرح جسے باجماعت نماز کا موقع مل سکے۔ مگر وہ باجماعت نماز ادا نہ کرے تو وہ بھی گنہگار ہوگا۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص105-106)

پھر حضور فرماتے ہیں:

(۔) نے چونکہ عبادت کو ایک اجتماعی فعل قرار دیا ہے اور چونکہ اس نے سب قوموں کو جمع کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے اس لئے اس نے اپنی عبادت میں ان تمام حیثیتوں کو جمع کر دیا ہے جن کے ذریعہ مختلف اقوام کو ادب و محبت کے اظہار کی عادت ہے اور جو مختلف حالتوں میں مختلف انسانوں کے دل میں عقیدت اور ادب کے جذبات کو ابھار دیتی ہیں اور اس کی نماز ایسی جامع اور کامل ہے کہ اور کسی مذہب کی نماز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اسی خصوصیت کو مدنظر رکھتے ہوئے (۔) نے اجتماعی نمازوں کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ جب مختلف استعدادوں کے لوگ ایک جگہ جمع ہوں تو ایک دوسرے کے قلب کی حالت کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے اور کمزور قوی کی قوت ایمان کو اپنے دل پر تاثیر ڈالتا ہوا محسوس کرتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے کمزور اور قوی سب کو اس اعلیٰ مقام تک پہنچانے کے لئے نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ تا کہ کمزور بھی قوی کے ساتھ مل کر ان مواقع کو پاتے رہیں جو ان کے دلوں کے اندر صفائی پیدا کریں اور قوی ایمان والوں کے دلوں سے نکلنے والی مخفی تاثیرات کو اپنے اندر جذب کر کے صفائی قلب پیدا کر سکیں۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص118)

سنگاپور میں الٰہی تائید کا خاص نشان

سنگاپور میں لڑائی کے دوران میں مولوی غلام حسین ایاز صاحب کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک خاص نشان دکھایا۔ گولہ باری کے ایام میں مولوی صاحب نے لوگوں سے کہہ دیا کہ آپ میرے گھر میں بمباری کے وقت آجایا کریں۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ اس خطرناک وقت میں مولوی صاحب کے اردگرد کے مکانات کو کافی نقصان پہنچا۔ اور کافی لوگوں کی اموات ہوئیں۔ مگر آپ کا گھر محفوظ رہا اور حضرت مسیح موعود کی یہ پیشگوئی کہ ’’آگ ہماری غلام بلکہ ہمارے غلاموں کی غلام ہے‘‘۔ برابر پوری ہوتی رہی۔ پھر ایک اور تائید اور خدائی مدد نازل ہوئی کہ ایک جاپانی افسر مولوی صاحب کے مکان کے سامنے موٹر سائیکل سے گر گیا۔ اس کو شدید ضربات آئیں۔ جناب مولوی صاحب اس کو اٹھا کر اپنے مکان میں لے گئے۔ تیمارداری اور مرہم پٹی کی اور اس کو اس کے کیمپ میں پہنچانے کا بندوبست کیا۔ اس پر وہ جاپانی افسر مولوی صاحب کو اپنی طرف سے پروانہ دے گیا کہ آپ سنگاپور میں جس طرح چاہیں رہیں۔ آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔

خدا تعالیٰ کی قدرت کا یہ عجیب کرشمہ تھا کہ جاپانی حکومت کے قبضہ کے دوران میں کسی مخالف کو سر اٹھانے کی جرأت نہ ہوسکی۔ 1943ء اور 1944ء مولوی صاحب کے لئے مالی لحاظ سے بہت کٹھن تھے۔ اس عرصہ میں جہاں ملک میں اشیاء خورونوش کی کمی واقع ہوگئی تھی۔ مولوی صاحب کو بھی کافی حد تک ان تکالیف میں سے گزرنا پڑا۔ مگر آپ نے نہایت صبر اور تحمل سے یہ عرصہ گزارا۔ بلکہ دعوت الی اللہ اور تنظیمی کاموں میں زیادہ وقت دینا شروع کر دیا۔

1945ء میں مولوی صاحب کی حالت خدا تعالیٰ کے فضل سے پھر بہتر ہونی شروع ہوگئی۔ ہم لوگ نظر بندی کی حالت میں ان کے حالات سے اتنے آگاہ نہیں تھے۔ مگر خدا تعالیٰ کی غیبی امداد سے انہوں نے تمام احمدی جنگی قیدیوں کی مدد کے لئے مختلف کیمپوں میں تقسیم کرنے کے لئے 2000 ڈالر کی رقم روانہ فرمائی۔ اس وقت واقعی ہم لوگوں کو روپیہ کی بڑی ضرورت تھی۔ ابھی وہ روپیہ ہم کو پہنچنے نہ پایا تھا۔ اور ہم اس کے خیال میں ہی اپنی مشکلات کا حل سوچ رہے تھے کہ صلح ہوگئی اور وہ رقم مولوی صاحب کو واپس لوٹا دی گئی۔

جناب مولوی صاحب نے اس عرصہ میں اپنی دعوت الی اللہ جاری رکھی۔ اور جماعت کی تنظیم کا کام بھی کرتے رہے۔ سینکڑوں ملائی اس وقت احمدیت کی آغوش میں آچکے ہیں۔ آپ کی انتھک کوششیں احمدیت کا نام محض خدا تعالیٰ کے فضل سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دعاؤں کے طفیل پھیلا رہی ہیں۔ جناب مولوی صاحب کو ایک عرصہ گھر سے جدا ہوئے ہوگیا ہے مگر چلتے وقت جب ہم نے ان سے کہا کہ مولوی صاحب آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اجازت کے بغیر ایک قدم بھی یہاں سے ہلانا اپنے لئے معصیت سمجھتا ہوں۔ آپ نے احمدی دوستوں کی واپسی پر انہیں اتنا بھی نہ کہا کہ میرا فلاں پیغام میرے گھر والوں کو پہنچا دینا۔ بلکہ کہا تو یہ کہا کہ حضور انور کو میرا سلام دینا اور یہاں کی میری دعوت الی اللہ کی مساعی کے لئے دعا کی درخواست کرنا۔

محمد یونس صاحب فاروق بیان کرتے ہیں جو 11 جنوری 1946ء کو مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز کے ذریعہ سے احمدیت سے مشرف ہوئے اور تقریباً پانچ ماہ سنگاپور میں رہنے کے بعد واپس ہندوستان آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نام ایک مفصل مکتوب میں لکھا کہ:۔

جب میں رخصت سے واپس لوٹا تو خوش نصیبی سے میرا یونٹ سنگاپور چلا گیا تھا۔ اس وجہ سے مجھے بھی سنگاپور آنے کا موقع مل گیا اور بالکل حسن اتفاق سے ایک روز جبکہ میں اونان روڈ پر ٹہل رہا تھا۔ یکا یک میری نظر ایک بورڈ پر پڑی جس پر لکھا تھا۔ جماعت احمدیہ قادیان سنگاپور، اندر گیا تو دیکھا جناب مولوی غلام حسین صاحب ایاز بیٹھے تلاوت کر رہے تھے۔ اس پر میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ فوراً مولوی صاحب سے ملا۔ اپنے حالات سنائے ان کے حالات پوچھے اور اس کے بعد تقریباً روزانہ وہاں جانا شروع کر دیا۔ اور وہاں سے سلسلہ کی کتابیں لے کر پڑھنے لگا۔ بہت ہی جلد اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی اور خادم نے اپنے آقا کے ہاتھ اپنے آپ کو بیع کر دیا۔ اور اب نہ صرف اپنی زندگی بلکہ ہر چیز جو اس عاجز سے متعلق ہے احمدیت کے لئے وقف ہے۔......

جناب مولوی غلام حسین صاحب ایاز مربی سنگاپور کی جدوجہد کا میرے دل میں بہت اثر ہوا موصوف نے خدمت دین میں اتنی محنت اٹھائی ہے کہ قبل از وقت بوڑھے ہوگئے ہیں۔ جب مجھے آنجناب کی اصل عمر کا پتہ چلا۔ تو میں متحیر ہوگیا۔ کیونکہ ظاہری حالت سے آپ 55 سال سے کم عمر کے نہیں معلوم ہوتے اور ہمیشہ بیمار رہنے کے باوجود دعوت الی اللہ میں مصروفیت کا یہ عالم ہے کہ صبح 4 بجے سے لے کر رات کے گیارہ بارہ بج جاتے ہیں۔ اس عرصہ میں موصوف کو گھڑی بھر کی بھی فرصت نہیں ملتی کہ ذرا آرام کر لیں۔ دن بھر کبھی تو سلسلہ کے لٹریچر کا ملائی زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ کبھی مضمون تیار ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ دن بھر سوالات اور اعتراضات کرنے والوں کا تانتا بندھا رہتا ہے اور ان کو سمجھانے میں گھنٹوں مغز زنی کرنی پڑتی ہے۔ ملایا کے احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت بھی خود ہی کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ لوگوں کے گھروں میں جا کر بھی دعوت الی اللہ کی جاتی ہے۔

یہاں احمدیت کے خلاف بہت سخت پروپیگنڈا کیا گیا اور اکثر لوگ ایسے سخت دشمن ہیں کہ جنگ سے پہلے کے زمانہ میں اکثر اوقات وعظ کے لئے اپنی مسجد یا اپنے گھر پر بلا کر مولوی صاحب کو بڑی بے رحمی سے زدوکوب بھی کرتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے چن چن کر جاپانیوں کے ہاتھوں سب کو ٹھکانے لگا دیا اور احمدیت کے لئے راستہ صاف کر دیا۔ مولوی صاحب کے جاپانی قبضہ کے زمانہ کے کارنامے معجزات سے کم نہیں۔

ہر وقت جاپان ملٹری پولیس اور CID مولوی صاحب کے پیچھے لگی رہتی۔ مگر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب کو قبل از وقت اطمینان دلا دیا تھا کہ وہ پکڑے نہیں جائیں گے اور مولوی صاحب نے اکثر لوگوں سے جن میں غیر احمدی بھی ہیں کہہ دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے گرفتاری سے بچائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اور اکثر لوگ جو احمدیت کے مخالف تھے احمدیت کی صداقت کے قائل ہوگئے۔ خصوصاً مولوی صاحب کے بہت معتقد ہوگئے اور بعضوں نے بیعت بھی کر لی۔

ان حالات میں مولوی غلام حسین صاحب ایاز کی دعوت الی اللہ کی سرگرمیاں دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ سخت سے سخت حالات میں بھی مولوی صاحب مایوس نہیں ہوئے۔ اور جناب مولوی صاحب کی انتھک کوششوں کا نتیجہ دیکھ کر ماننا پڑتا ہے کہ یہ بھی ایک احمدیت کا معجزہ ہے۔ ایسے ماحول میں سے لوگوں کا احمدیت قبول کرنا اور پھر مخلص احمدی بننا تقویٰ اور طہارت میں ایک مثال قائم کر دینا۔ بلکہ فرشتہ خصلت انسان بن جانا اور دین کے لئے بڑی بڑی جانی اور مالی قربانیاں کرنا یہ معجزہ نہیں تو اور کیا ہے۔ مولوی صاحب نے نہ صرف یہ کہ یہاں جماعت قائم کی۔ بلکہ اس کی تنظیم اور تربیت میں بھی کمال کر دیا ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد ہشتم ص211)

☆..........☆..........☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم انیس احمد نفیس صاحب

غیبت سے بچنے کا عمدہ طریق......دعا!!

غیبت کے متعلق ارشاد خداوندی ہے۔ فرمایا: ......اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

''حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اس سے کہا کہ تم چوری کرتے ہو؟ تو وہ شخص خدا کی قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں نے چوری نہیں کی۔ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ میں تمہاری قسم پر اعتبار کرتا ہوں اور اپنے نفس کو جھٹلاتا ہوں۔'

'ایک اور روایت میں عینی کا لفظ ہے۔ یعنی میں اپنی آنکھوں کو جھٹلاتا ہوں۔''

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 659)

''حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہو کر باآواز بلند فرمایا کہ اے لوگو! تم میں سے بعض مسلمان ہیں لیکن ان کے دلوں میں ابھی ایمان راسخ نہیں ہوا انہیں میں متنبہ کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو طعن و تشنیع کے ذریعہ تکلیف نہ دیں اور نہ ان کے عیبوں کا کھوج لگاتے پھریں ورنہ یاد رکھیں کہ جو شخص کسی کے عیب کی جستجو میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اندر چھپے عیوب کو لوگوں پر ظاہر کر کے اس کو ذلیل ورسوا کر دیتا ہے''۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 705)

''حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے غیبت کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اپنے بھائی کا اس کی پیٹھ پیچھے اس رنگ میں ذکر کرنا جسے وہ پسند نہیں کرتا۔ عرض کیا گیا کہ اگر وہ بات جو کہی گئی سچ ہو اور میرے بھائی میں وہ موجود ہو تب بھی یہ غیبت ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا اگر وہ عیب اس میں پایا جاتا ہے جس کا تو نے اس کی پیٹھ پیچھے ذکر کیا ہے۔ یہ غیبت ہے اور اگر وہ بات جو تو نے کہی ہے اس میں پائی ہی نہیں جاتی تو یہ اس پر بہتان ہے''۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 700)

''حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: بدترین آدمی تم اسے پاؤ گے جو دو منہ رکھتا ہے۔ ان کے پاس آ کر کچھ کہتا ہے۔ دوسروں کے پاس جا کر کچھ کہتا ہے۔ یعنی بڑا منافق اور چغل خور ہے''۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 820)

ایک روایت درج کی جاتی ہے جس سے غیبت سے بچنے کا بہترین حل معلوم ہو جاتا ہے۔ روایت درج ذیل ہے۔

''حضرت عقبہ بن عامرؓ کے مولیٰ جن کا نام ابوکثیر تھا۔ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے آقا عقبہ کے پاس گیا اور انہیں بتایا کہ ہمارے پڑوسی شراب پی رہے ہیں۔ عقبہ نے فرمایا جانے دو۔ پھر میں ان کے پاس دوبارہ گیا اور کہا۔ کیا میں پولیس کو نہ بلاؤں۔ عقبہ نے فرمایا: تیرا برا ہو۔ کہا جو ہے جانے دو۔ کیونکہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی''۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 658)

غیبت سے بچنے کا ایک اور طریق یہ ہے کہ انسان اپنے گریبان میں ہی جھانکے دوسروں کے گریبانوں میں جھانکنا چھوڑ دے۔ اس طرح کرنے سے بھی غیبت سے باز آ جائے گا کیونکہ اُسے اپنی برائیاں ہی نظر آ رہی ہوں گی اور وہ اس طرح اپنی بدیوں کو درست کرنے میں ہی لگا رہے گا۔

''حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو انسان کو نظر آتا ہے لیکن اپنی آنکھ میں پڑا ہوا شہتیر وہ بھول جاتا ہے''۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 706)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''ان بعض الظّنّ اثمٌ

بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بُری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق، رحم، رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فرد معطل اور شئ بیکار بنا دیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا ایک بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں وہ خدائے تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں''۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد چہارم صفحہ 217)

''ایک صوفی کے دو مرید تھے۔ ایک نے شراب پی اور نالی میں بیہوش ہو کر گرا۔ دوسرے نے صوفی سے شکایت کی۔ اس نے کہا تو بڑا بے ادب ہے کہ اس کی شکایت کرتا ہے اور جا کر اُٹھا نہیں لاتا۔ وہ اسی وقت گیا اور اُسے اُٹھا کر لے چلا۔ کہتے تھے کہ ایک نے تو بہت شراب پی لیکن دوسرے نے کم پی کہ اُسے اُٹھا کر لے جا رہا ہے۔ صوفی کا یہ مطلب تھا کہ تو نے اپنے بھائی کی غیبت کیوں کی۔ آنحضرت ﷺ سے غیبت کا حال پوچھا تو فرمایا ہے کسی کی سچی بات کا اس کی عدم موجودگی میں اس طرح سے بیان کرنا اگر وہ موجود ہو تو اسے بُرا لگے غیبت ہے اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے اور تو بیان کرتا ہے، تو اس کا نام بہتان ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ...... (الحجرات : 13) اس میں غیبت کرنے کو ایک بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو آسمانی سلسلہ بنتا ہے۔ ان میں غیبت کرنے والے بھی ضرور ہوتے ہیں اور اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر یہ آیت بے کار جاتی ہے۔ اگر مومنوں کو ایسا ہی مطہر ہونا تھا اور ان سے کوئی بدی سرزد نہ ہوتی، تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت تھی؟ بات یہ ہے کہ ابھی جماعت کی ابتدائی حالت ہے۔ بعض کمزور ہیں سخت بیماری سے کوئی اٹھتا ہے۔ بعض میں کچھ طاقت آ گئی ہے۔ پس چاہئے کہ جسے کمزور پاوے اسے خفیہ نصیحت کرے۔ اگر نہ مانے تو اس کے لیے دعا کرے اور اگر دونوں باتوں سے فائدہ نہ ہو تو قضا وقدر کا معاملہ سمجھے۔ جب خدا تعالیٰ نے ان کو قبول کیا ہوا ہے تو تم کو چاہئے کہ کسی کا عیب دیکھ کر سرِدست جوش نہ دکھلایا جاوے۔ ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے۔ ......کسی کا بچہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کے لئے وہ پوری کوشش کرتا ہے۔ ایسے ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہئے، بلکہ اس کی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے...... (البلد: 18) کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لیے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے۔ جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو۔ تمہیں چاہئے کہ تخلقوا باخلاق اللّٰہ بنو۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ عیب کے حامی بنو بلکہ یہ کہ اشاعت اور غیبت نہ کرو، کیونکہ کتاب اللہ میں جیسا آ گیا ہے تو یہ گناہ ہے کہ اس کی اشاعت اور غیبت کی جاوے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 61,60)

حضرت مسیح موعود غیبت سے بچنے کی تلقین کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے کوئی مومن دوسرے مومن کو کمزور پاوے تو اس کو خفیہ طور پر نصیحت کرے اگر وہ نہ مانے تو پھر اس کے لئے دعا کرے کیونکہ جو تاثیر دعا میں ہے وہ کسی اور امر میں نہیں، اُس کے لئے دعا کرتا ہی چلا جائے یہاں تک کہ چالیس دن رو رو کر خوب گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں کرے تا خدا تعالیٰ تمہاری دعائیں اس کے حق میں قبول فرمائے اور تمہاری دعا کے نتیجہ میں اُس میں اعلیٰ اخلاق حسنہ جنم لینے لگیں۔ اس ضمن میں یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ جب تمہاری دعا اُس کے حق میں قبول نہ ہو تو پھر اس کے عیبوں کو اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر پر چھوڑ دینا چاہئے۔ اسی آیت کی مزید تفسیر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہے مگر اُسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت ہی بُرا قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔

خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے۔ ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو یہ سب بُرے کام ہیں''۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود صفحہ 219)

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود فرماتے ہیں:

''دل تو اللہ تعالیٰ کی صندوقچی ہوتا ہے اور اس کی کُنجی اس کے پاس ہوتی ہے۔ کسی کو کیا خبر کہ اس کے اندر کیا ہے؟ تو خواہ مخواہ اپنے آپ کو گناہ میں ڈالنا کیا فائدہ؟ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص بڑا گنہگار ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کو کہے گا کہ میرے قریب ہو جا۔ یہاں تک کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے پردہ کر دے گا اور اس سے پوچھے گا کہ تو نے فلاں گناہ کیا۔ فلاں گناہ کیا۔ لیکن چھوٹے چھوٹے گناہ گنائے گا۔ وہ کہے گا کہ ہاں یہ گناہ مجھ سے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ اچھا آج کے دن میں نے تیرے سب گناہ معاف کئے اور ہر ایک گناہ کے بدلے دس دس نیکیوں کا ثواب دیا۔ تب وہ بندہ سوچے گا کہ جب ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کا دس دس نیکیوں کا ثواب ملا ہے تو بڑے بڑے گناہوں کا تو بہت ثواب ملے گا۔ یہ سوچ کر وہ بندہ خود ہی اپنے بڑے بڑے گناہ گنائے گا کہ اے خدا! میں نے تو یہ گناہ بھی کئے ہیں تب اللہ تعالیٰ اس کی بات سن کر ہنسے گا اور فرمائے گا کہ دیکھو میری مہربانی کی وجہ سے یہ بندہ ایسا دلیر ہو گیا ہے کہ اپنے گناہ خود ہی بتلاتا ہے۔ پھر اُسے حکم دے گا کہ جا بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے تیری طبیعت چاہے داخل ہو جا۔ تو کیا خبر ہے کہ خدا تعالیٰ کا اس سے کیا سلوک ہے یا اس کے دل میں کیا ہے۔ اس لئے غیبت کرنے سے بکلی پرہیز کرنا چاہئے۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد پنجم صفحہ 11)

حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ عورتوں میں یہ مرض بہت عام ہے۔عورتیں راتوں کو دیر تک بیٹھی باتیں کرتی رہتی ہیں جو دراصل غیبت ہی ہے۔آپ فرماتے ہیں:

’’غیبت کرنے والے کی نسبت قرآن کریم میں ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔ عورتوں میں یہ بیماری بہت ہے۔آدھی رات تک بیٹھی غیبت کرتی ہیں اور پھر صبح اٹھ کر وہی کام شروع کردیتی ہیں۔لیکن اس سے بچنا چاہیئے۔عورتوں کی خاص سورۃ قرآن شریف میں ہے۔حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے بہشت میں دیکھا کہ فقیر زیادہ تھے اور دوزخ میں دیکھا کہ عورتیں بہت تھیں۔‘‘

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد پنجم صفحہ 29)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

’’......اب آپ اس مثال پر غور کریں تو انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ جتنا اس پر غور کرتے ہیں اتنا ہی زیادہ طبیعت اس پر عش عش کر اٹھتی ہے کہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اس میں اس سے بہتر مثال نہیں دی جا سکتی تھی۔ مردہ بھائی اپنے آپ کو Defend نہیں کرسکتا۔مردہ بھائی کی مثال ویسی ہی ہے جیسے کوئی شخص آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر چلا جائے۔پھر ان کے خلاف جو مرضی باتیں کریں اس کی کیا طاقت ہے کہ اپنے آپ کو Defend کرے لیکن یہ اتنی ہی مکروہ بات ہے جیسے مردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے اور کسی مردار کا گوشت کھانا ویسے ہی آپ کو بہت عجیب لگتا ہے اور پھر آپ کا اپنا بھائی۔ خدا کی نظر میں جو تمہارا بھائی ہے اس کی غیبت کرتے ہو تو یہ ایسے ہی ہے۔‘‘

(خطبات طاہر جلد دوم صفحہ 488)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

’’پھر غیبت کا اگلا قدم یہ ہے کہ ایک صاحب اٹھے اور اس کے خلاف بھی غیبت کرنے لگ گئے جس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔غیبت کے معنے ہی یہ ہیں کہ کسی کی غیر حاضری میں اس کو نقصان پہنچانا، اس کے خلاف باتیں کرنا۔دوسرے شخص کے پاس پہنچے اور کہا جناب! آپ تو اس شخص کو بڑا اچھا سمجھتے ہیں اور وہ بڑا ذلیل آدمی ہے، آج وہ آپ کے خلاف باتیں کر رہا تھا اور یہ نہیں بتاتے کہ میں بھی ان باتوں میں شامل تھا۔‘‘

(خطبات طاہر جلد دوم صفحہ 490)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ظن سے غیبت کے تعلق پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

’’......عفو اگر نہ ہو تو سب سے پہلے ظن اس کی جگہ لے لیتا ہے یعنی جو برائیاں نظر نہیں آرہیں ان میں بھی انسان ظن شروع کر دیتا ہے کہ یہ بھی ہو۔ چونکہ برائی دیکھنے کا شوق ہوتا ہے......لطف آتا ہے کسی کی بدیاں دیکھنے کا تو جب وہ بدیاں نظر نہیں آتیں تو عادت جو گندی پڑ چکی ہے۔......پھر وہ ظن کے ذریعہ پورا کرتا ہے کہ ہاں یہ نظر تو نہیں آئی لیکن ہوگی ضرور اس کے پیچھے ضرور کوئی خرابی موجود ہے جو مجھے نظر نہیں آئی، ظن پھر جنم دیتا ہے تجسس کو...... اور دوسرے پہلو پر چونکہ ستاری نہیں رہتی، عفو نہ ہو تو ستاری ہو ہی نہیں سکتی۔ستاری نہ ہونے کے نتیجہ میں ......پھر دو بدیاں آگے پیدا ہوتی ہیں ایک غیبت کی اور ایک چغل خوری کی‘‘۔

(خطبات طاہر جلد سوم صفحہ 51)

ایسے ہی مقام کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جس میں تم نے برائی دیکھی ہے اس کے لئے دعا کرنی شروع کر دو نہ کہ لوگوں میں تشہیر کرتے پھرو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اسی خطبے میں ایک نکتہ یہ بھی اٹھایا ہے کہ جب کسی کی غیبت کی جائے اور وہ بات سچی ہو لیکن ایسی بُری ہو کہ جب اُس شخص کے سامنے کی جائے تو اُس کی دلآزاری ہو۔ دلآزاری تو بذات خود ایک بہت بڑا گناہ ہے کہ کسی کا دل دکھایا جائے اور بدیوں پر نظر رکھنا یہ فعل بہت ہی بُرا فعل ہے۔ کجا یہ کہ اُس کی غیبت کی جائے بلکہ یہ بھی منع فرمایا کہ اُس کے سامنے بھی ایسی سچی بات نہیں کرنی چاہیئے کہ جس سے اُس کا دل دکھ جائے تم اُس کا دل دکھانے کے چکر میں خود بھی گنہگار بن جاؤ گے۔ اس لئے ایسی بات نہ کرو کہ جس سے تم گنہگار بن جاؤ۔حضور فرماتے ہیں:

’’غیبت کہتے ہیں ایسی بات کو جو کسی کے غیبت میں کی جائے یعنی غائبانہ طور پر کسی کے متعلق کہی جائے اور وہ بات ایسی ہو کہ اس سے دوسرے کو دکھ پہنچے۔ اگر وہ سن لے تو اس کو تکلیف پہنچے۔ آنحضرت ﷺ نے جو غیبت کی تعریف فرمائی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غیبت اس بات کو نہیں کہا جاتا کہ اس کے متعلق جھوٹی بات کہیں، غیبت اس بات کو کہا جاتا ہے کہ سچی بات کہیں لیکن وہ بات ایسی ہو کہ جس کے نتیجہ میں اسے دکھ پہنچتا ہو۔اگر غائبانہ کی جائے تو اس کا نام غیبت ہے اگر موجودگی میں کی جائے تو اس کا نام دل آزاری ہے‘‘۔......غیبت کا یہ مفہوم بہرحال نہیں ہے کہ غائبانہ تو نہ کی جائے لیکن سامنے کی جائے۔ جب دکھ سے بچانا مقصود ہے سوسائٹی کو تو لازماً غائب کی بات ہو یا حاضر کی بات ہو دونوں ناجائز ہیں .... چنانچہ غیبت کے نتیجہ میں ایک اور برائی پیدا ہوتی ہے وہ دکھ پہنچانے کا مفہوم اپنے اندر رکھتی ہے یعنی چغل خوری تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ غیبت تو منع ہے ہی لیکن اگر کوئی کسی کو غیبت کرتے ہوئے سنے اور وہ اس بات کو اس شخص تک پہنچا دے جس سے متعلق کہی گئی تھی تو اس چغل خور کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی کسی کی طرف تیر پھینکے اور تیر نشانے پر نہ لگے اور وہ اس کے قدموں میں جا گرے اور کوئی شخص اس کے قدموں سے تیر اٹھا کر اس کے سینے میں گھونپ دے کہ میں نے اس کا مقصد پورا کر دیا ہے۔’’تو چونکہ دل آزاری منع ہے، بنیادی جو بات ہے وہ یہ ہے کہ دل آزاری منع ہے، کسی کو دکھ دینا منع ہے، کسی کے گناہوں پر نظر رکھنا منع ہے، گناہوں سے حیا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے اس لئے وہ تعلیم سب جگہ جاری وساری نظر آتی ہے ہر جگہ وہ اثر پذیر نظر آتی ہے اور جہاں جہاں اس کا فقدان ہوتا ہے اس کے نتیجہ میں بدیاں پھوٹتی ہیں اور بدیوں میں بھی اسی طرح شاخیں در شاخیں برائیاں آگے پھوٹتی چلی جاتی ہیں۔‘‘

(خطبات طاہر جلد سوم صفحہ 52,51)

ولا تجسّسوا یعنی ہمیں چاہئے کہ ہم دوسروں میں عیب تلاش نہ کیا کریں۔ کیونکہ عیب تلاش کرنا بذات خود بہت بڑا گناہ ہے کہ اپنے گریبان میں تو نہ جھانکیں لیکن دوسرے کے گریبان میں جھانک کر اُس کے عیب تلاش کریں، اس کی کھوج میں لگا رہے لازماً اُس میں فلاں بُرائی ہوسکتی ہے۔اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

’’......جب وہ بدیاں نظر نہیں آتیں تو عادت جو گندی پڑ چکی ہے، یہ چسکا تو پورا کرنا ہے پھر وہ ظن کے ذریعہ پورا کیا جاتا ہے کہ ہاں یہ نظر تو نہیں آئی لیکن ہوگی ضرور اس کے پیچھے ضرور کوئی خرابی موجود ہے جو مجھے نظر نہیں آئی اور ظن پھر جنم دیتا ہے تجسس کو۔ آگے بڑھ کر انسان کہتا ہے اچھا نظر نہیں آئی، ہوگی تو ضرور تو کیوں نہ میں تلاش کروں، کھوج نکالوں اور ایسے لوگ دوسروں کی بدیاں تلاش کرنے میں اپنی عمریں عزیز ضائع کر دیتے ہیں۔‘‘

(خطبات طاہر جلد سوم صفحہ 51)

جو بندہ غیبت کرنے کا عادی ہو، غیبت کرنا اُس کی Hobby ہو۔اُس کے لئے یہی ہے کہ وہ غیبت کا کفارہ اس طرح ادا کرے کہ جس کے متعلق اس نے غیبت کی تھی اُس کے لئے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کو دور فرما دے۔ کفارے کا یہ بہترین طریقہ ہے اور اگر ہمیشہ کے لئے غیبت سے بچنا چاہتا ہے تو اُسے دعاؤں میں لگے رہنے کی ضرورت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اسی خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

’’......سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو لوگ بڑی کثرت سے غیبت کر بیٹھتے ہیں اور روز کرتے ہیں اور بطور چورن استعمال کیا جاتا ہے غیبت کو، ان کے لئے اب کفارہ کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے اس موضوع پر کیا روشنی ڈالی ہے،......حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ تو اس شخص کے لئے بخشش طلب کرے جس کی تو نے غیبت کی ہے اور اس کے لئے دعا مانگتا رہے۔ اَللّٰھُمَ اغْفِرْلَنَا وَلَہٗ باقی عمر اگر غیبت کے بد اثرات سے بچنا ہے تو پھر اس کے لئے دعا کی طرف متوجہ ہوں اور یہ ایک بہت ہی عمدہ ذریعہ اصلاح ہے یعنی صرف کفارہ ہی نہیں بلکہ غیبت سے بچنے کی ایک بہت ہی پیاری ترکیب ہے ورنہ جس کو غیبت کا چسکا پڑ چکا ہو اس برائی سے باز رہنا بہت ہی مشکل کام ہے لیکن جس شخص کی آپ غیبت کرتے ہیں زیادہ اس کے لئے اگر دعا شروع کر دیں اور بطور کفارہ کے دعا شروع کر دیں تو وہ دعا آپ کی اندرونی کیفیت کو بدل دے گی۔ .... تو ایک بہت ہی پاکیزہ ترکیب ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے بیان فرمائی۔ کفارہ بھی ہے اور برائیوں سے بچنے کا ایک علاج بھی ہے۔‘‘

(خطبات جلد سوم صفحہ 58)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع غیبت کے مضمون کو مزید وسیع کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’......اس لئے کوئی معمولی بات نہ اس کو سمجھیں کہ کیا فرق پڑتا ہے ذرا سا لطف اٹھا لیا۔ چند باتیں کسی کے متعلق کہہ کر، یہ انفرادی بیماریاں قومی بن جاتی ہیں، معاشرتی بن جاتی ہیں پھر آگے پھیل کر بین الاقوامی تعلقات میں داخل ہو جاتی ہیں جیسا کہ اب ہو چکی ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر وہ ایٹم ایجاد ہوگا جس کے متعلق قرآن کریم میں ایک پوری سورۃ موجود ہے۔‘‘

(خطبات طاہر جلد سوم صفحہ 61)

مندرجہ بالا مضمون کی مزید وضاحت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 ستمبر 1987ء میں ہوتی ہے۔آپ نے فرمایا:

’’پس ایک طرف غیبت سنو گے اگر تم میں یہ عادت پائی گئی کہ بات آگے کرنی ہے تو تم وہ بات آگے کرنی شروع کر دو گے اور سوسائٹی میں ہر طرف یہ باتیں پھیل جائیں گی۔ پھر تیسرا درجہ وہ ہے کہ غیبت عام نفسیاتی بیماریوں کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک شریر انسان عمداً قوم کو تباہ کرنے کے لئے جھوٹی باتیں پھیلاتا ہے اور ایسی سوسائٹی جو غیبت کے مرض میں مبتلا ہو اور غیبت کو برداشت کر چکی ہو روزمرہ کی زندگی کا حصہ بنا چکی ہو اور جس کے لوگوں میں یہ عادت پڑ گئی ہو کہ آگے بات پہنچاتے ہیں۔ وہ بہترین شکار ہیں ایسے دشمنوں کا اس سے بہتر فضا ان کو نہیں مل سکتی‘‘۔

(خطبات طاہر جلد ششم صفحہ 616)

غیبت کو بین الاقوامی سطح پر پھیلتا ہوا دیکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ 23/اگست 1991ء میں فرمایا:

’’غیبت کے متعلق آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں، جس کے متعلق قرآن کریم نے بہت ہی سخت الفاظ میں مومنوں کو متنبہ فرمایا ہے حالانکہ غیبت بظاہر ایک چھوٹی سی بات ہے عام زبانوں کا چسکا ہے یا کانوں کا چسکا ہے جو مردوں، عورتوں میں ہر جگہ پایا جاتا ہے اور یہ ایک ایسی بیماری ہے جو ساری دنیا کی سب قوموں میں عام ہے۔ مشرق میں بھی ہے اور مغرب میں بھی سب میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ قرآن کریم نے کیوں اس پر اتنی سختی فرمائی۔ یہاں تک فرمایا جو غیبت کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ بہت ہی مکروہ مثال ہے یعنی مکروہ ان معنوں میں کہ اس کے فعل کی کراہت کو بہت کھول کر بیان فرمایا گیا ہے۔ مردہ بھائی کا گوشت کھانا، اوّل تو بھائی کا

باقی صفحہ 6 پر

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

قرآن کریم اور کرہ زمین پر پانی کا خوبصورت نظام

اللہ تعالیٰ صاحب عقل لوگوں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور کریں۔ سائنس کی دنیا میں کائنات پر بڑی کثرت سے لکھا گیا ہے نیشنل جیوگرافک والوں نے جو Science Book لکھی ہے اس میں وہ کائنات کی عمر 13.7 بلین سال بتاتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے سورہ نمبر 70 ''المعارج'' کے تعارفی نوٹس میں (قرآن کریم سے) کائنات کی عمر 18.25 بلین سال نکالی ہے۔

اسی طرح زمین کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ نظام شمسی کے ساتھ 4.6 بلین سال پہلے زمین معرض وجود میں آئی۔

مذہب اور سائنس دونوں ذرائع متفق ہیں کہ زمین دو ادوار میں تخلیق ہوئی پہلے زمین ایک ناری ٹکڑا تھا جو آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہوا اور اوپر کی تہہ سخت ہوگئی اوپر کا آسمان دھوئیں کی سی صورت میں تھا یہ دھواں دراصل ایسے بخارات تھے کہ جب زمین پر برستے تھے تو گرمی کی شدت کے باعث پھر دھواں بن کر آسماں کی بلندیوں میں عروج کر جاتے تھے۔ ایک لمبا عرصہ یہ کیفیت رہی ادھر زمین کے اندر جو آگ تھی غالباً اس سے زلازل وغیرہ سے اصل سطح کے اوپر پہاڑ بنے اور یہ پہاڑ بارشوں کا موجب بنے اور بالآخر وہ پانی زمین پر برس کر دریاؤں اور سمندروں کی صورت میں پھیل گیا جہاں سے بخارات کی صورت میں چڑھ کر پہاڑوں سے ٹکرا کر پھر واپس زمین پر برسنے لگا۔

قرآن کریم کی سورۃ حٰمٓ السجدہ کی آیات 10 تا 13 سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ دو ادوار میں زمین بنی اور اس میں پہاڑوں اور دریاؤں اور سمندروں وغیرہ اور نباتات اور جمادات وغیرہ کی تخلیق مزید دو ادوار میں ہوئی اور نظام شمسی اور اس کے سیارے اور سیٹلائٹ (Satellite) بننے میں دو مزید زمانے لگ گئے اور اس طرح ساری کائنات چھ مدارج میں تکمیل پذیر ہوئی جسے قرآن کریم کی زبان میں ستۃ ایام کہا گیا ہے یعنی چھ دن یا چھ زمانے یا چھ ادوار۔ ان چھ دنوں یا ادوار کا ذکر قرآن کریم میں کئی بار کیا گیا ہے۔

گو ہم اپنے سیارے کو ''زمین'' کے نام سے موسوم کرتے ہیں لیکن اس کا 70 فیصد سے زیادہ حصہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے اور جب اسے خلا سے دیکھتے ہیں تو یہ خوبصورت نیلگوں چمکتے ہوئے موتی کی طرح نظر آتا ہے۔ یہ نیلا رنگ ہمیں سمندروں کی وجہ سے نظر آتا ہے۔ بحر اوقیانوس۔ بحر الکاہل۔ بحر ہند بحر منجمد شمالی اور بحر منجمد جنوبی انٹارکٹک بڑے سمندر ہیں۔ زندگی کا آغاز سمندروں سے ہی ہوا اور خون میں نمکیات انسانی زندگی کے سمندر سے تعلق کے مترادف ہے جو مدتوں پہلے عمل میں آیا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو نر و مادہ کی مانند پیدا کیا۔''

(تفسیر مسیح موعود سورۃ حٰمٓ السجدہ جلد ہفتم صفحہ 225)

''اس نے آسمان سے پانی اُتارا پھر ہر ایک وادی اپنے اپنے اندازہ اور قدر کے موافق نکلا''۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اول صفحہ 633)

زمین پر 71 فیصدی پانی اور 29 فیصدی خشکی ہے اگر پہاڑوں اور ریگستانوں اور بنجر علاقوں کو نکال دیا جائے تو 29 فیصدی خشکی میں سے نصف حصہ پر بنی نوع انسان سمایا ہوا ہے ایک تو ہر جاندار چیز کا دارومدار پانی پر ہے اور دوسرے جن شکلوں میں پانی کرۂ ارض پر نظر آتا ہے وہ ایک عجیب حسن پیدا کرتا ہے۔ انسانی آبادیاں پانی کے ہی قرب و جوار میں قائم ہوئی ہیں ایک جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا تم نے اس پانی پر غور کیا ہے جو تم پیتے ہو؟ کیا تم ہی نے اسے بادلوں سے اتارا ہے یا ہم ہیں جو اتارتے ہیں؟ اگر ہم چاہتے تو اسے کھارا کر دیتے۔ پس تم شکر کیوں نہیں کرتے؟

(سورہ الواقعہ 69 تا 71)

فضاء سے دیکھیں تو کرۂ ارض نیلگوں رنگت کا خوبصورت چمکتا ہوا جوہر لگتا ہے اور کرہ ارض کے اندر چل پھر کر دیکھیں تو ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر، بہتے پانی کی ندیاں نالے، دریا اور جاری چشمے اور جھیلیں، خوبصورت گرتی ہوئی آبشاریں، پہاڑوں پر گرم چشمے، میدانوں میں کنوئیں، قطبین پر جمے ہوئے پانی کے تودے یعنی گلیشیئرز نظر آتے ہیں۔ پانی کا پورا نظام اور زمین پر پانی کی ساری کیفیات ایک عجیب حسن پیدا کرتے ہیں۔

بادلوں کے ذریعے پانی کا بوندوں اور اولوں کی شکل میں برسنا عجائبات قدرت کی عجیب شان ہے اور پُر لطف بات یہ ہے کہ یہ کچھ قرآن کریم میں مختلف انداز میں اور مختلف جگہوں پر بیان ہوا ہے اسے پڑھ کر انسان خدا تعالیٰ کی عظمتوں اور قدرتوں کے ایک گہرے سمندر میں چلا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سورۃ الرعد 13 کے تعارفی نوٹس میں تحریر فرماتے ہیں۔

ایک دوسرا اہم مضمون اس سورۃ میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ کسی طرح اللہ تعالیٰ نے شفاف پانی سے زمین کی ہر چیز کو زندگی عطا کی ہے۔ سمندر کا پانی تو انتہائی کھاری ہوتا ہے کہ اس سے خشکی پر بسنے والے جانور اور نباتات زندگی حاصل کرنے کی بجائے موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس میں سمندر کے پانی کو نتھار کر بلند پہاڑوں کی طرف لے جانے اور پھر وہاں سے اس کے برسنے اور سمندر کی طرف واپس پہنچتے پہنچتے ہر طرف زندگی بکھیرنے کے نظام کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

اس نظام کا بہت گہرا تعلق آسمانی بجلیوں سے ہے جو سمندر سے بخارات اٹھنے کے نتیجہ ہی میں پیدا ہوتی ہیں اور پانی بھی بادلوں کے درمیان بجلی کے لپکوں کے بغیر قطروں کی صورت میں زمین پر نہیں برس سکتا۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مجھے بتاؤ تو سہی اگر تمہارا پانی گہرائی میں اُتر جائے تو کون ہے جو تمہارے لئے چشموں کا پانی لائے گا۔ (سورۃ الملک:13)

پانی کی یہ نعمت جس پر ہماری زندگی کا انحصار ہے اس کے پیدا کرنے والے کی طرف توجہ دلانے کیلئے بار بار اس کا ذکر قرآن میں ملتا ہے۔ انسان کی بنیادی ضروریات چار ہیں جن کا ذکر سورۃ طٰہٰ کی آیات 119-120 میں کیا گیا ہے۔ ''تیرے لئے مقدر ہے کہ نہ تو اس میں بھوکا رہے اور نہ ننگا اور یہ (بھی) کہ تو اُس میں پیاسا رہے اور نہ دھوپ میں جلے'' اگر ہم اسے ٹیکنیکل زبان میں بیان کریں تو Food Technology Water for Agriculture for Textile Architecture & Engineering بنتے ہیں اور یہ سارے کاموں کا لازمی جزو پانی ہے۔

انسان ساری عمر ان بنیادی ضروریات کے حصول کے لئے جدوجہد کرتا رہتا ہے۔ جہاں تک روحانی زندگی کا تعلق ہے قرآن کریم میں پانی کے نظام کا بار بار ذکر اور اس کی دنیا بھر میں پھیلی ہوئی خوبصورت شکلیں بیان کرنے سے خدا تعالیٰ کا مقصد اپنی پہچان کروانا اور شرک دور کرنا اور توحید خالص کا پیدا کرنا اور اپنا عبادت گزار اور شکر گزار بندہ بنانا بھی ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

'' اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ایسے بیانات سے کہ میرے حکم سے بارشیں ہوتی ہیں اور میرے حکم سے کھیتیاں اُگتی ہیں اور برق و صاعقہ پیدا ہوتا ہے اور پھل لگتے ہیں وغیرہ وغیرہ اور ہر ایک بات میرے ہی قبضہ اقتدار اور میرے ہی امر سے ہوتی ہے یہ ثابت کرنا مقصود نہیں کہ سلسلہ کائنات کا مجبور مطلق ہے بلکہ اپنی عظمت اور اپنا علت العلل ہونا اور اپنا مسبب الاسباب ہونا مقصود ہے کیونکہ تعلیم قرآنی کا اصول موضوع توحید خالص کو دنیا میں پھیلانا اور ہر ایک قسم کے شرک کو جو پھیل رہا تھا مٹانا ہے اور چونکہ قرآن شریف کے نازل ہونے کے وقت عرب کے جزیرہ میں ایسے ایسے مشرکانہ عقائد پھیل رہے تھے کہ بعض بارشوں کو ستاروں کی طرف منسوب کرتے تھے اور بعض دہریوں کی طرح تمام چیزوں کا ہونا اسباب طبعیہ تک محدود رکھتے تھے اور بعض دو خدا سمجھ کر اپنے ناملائم قضا و قدر کو اہرمن کی طرف منسوب کرتے تھے اس لئے یہ خدا تعالیٰ کی کتاب کا فرض تھا جس کے لئے وہ نازل ہوئی کہ ان خیالات کو مٹا دے اور ظاہر کرے کہ اصل علت العلل اور مسبب الاسباب وہی ہے اور بعض ایسے بھی تھے جو مادہ اور روح کو قدیم سمجھ کر خدا تعالیٰ کا علت العلل ہونا بطور ضعیف اور ناقص کے خیال کرتے تھے۔ پس یہ الفاظ قرآن کریم کے کہ میرے ہی امر سے سب کچھ پیدا ہوتا ہے توحید محض کے قائم کرنے کے لئے تھے۔

(جنگ مقدس روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 240)

آپ ایک طرف قرآن کریم میں پانی کے مختلف مناظر کا ذکر پڑھیں جیسے چشمے اور جھیلیں اور آبشاریں (مثلاً سورۃ البقرہ آیت 61، سورۃ رحمٰن آیت 51 اور 67، سورۃ الواقعہ :32) اور دنیا میں پھر کر اور کتابوں میں ان کی تصویریں دیکھیں تو کیا خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان بڑھتا ہے کہ نہیں؟ آبشاروں کو ہی لے لیں سورۃ الواقعہ: 32 میں فرمایا '' ایسے پانیوں میں جو گرائے جا رہے ہوں یعنی آبشاریں'' جنوبی امریکہ کے ملک برازیل میں بلند ترین آبشار (Water Slide) افریقہ کے ملک کانگو میں Boyomafall اور زمبابوے اور زیمبیا کے درمیان وکٹوریا فال، کینیڈا اور امریکہ سنگھم پر نیاگرا آبشار (Niagara Fall) جس کو دیکھنے

لمبے دریا

انسانی آبادیاں زیادہ تر دریاؤں اور سمندروں کے ساحلوں اور ان کی قربت سے شروع ہوئیں یا چشموں کے پاس آبادیاں بنیں۔ زمین پر متعدد دریاؤں میں سے درج ذیل دریا لمبے ترین شمار ہوتے ہیں۔

1	دریائے نیل (براعظم افریقہ)	6,648 کلومیٹر
2	امازون (جنوبی امریکہ)	6,275 کلومیٹر
3	Missi Ssippimissouroi Red Rock (شمالی امریکہ)	6,210 کلومیر
4	آب جرتاش (Ob Jrtysh) براعظم ایشیا	5,569 کلومیٹر
5	ینگ زی (Yangze) براعظم ایشیا	5,519 کلومیٹر
6	ہوانگ ہو (براعظم ایشیا)	4,670 کلومیٹر
7	کانگوزائرے (براعظم افریقہ)	4,666 کلومیٹر
8	امور (Amur) براعظم ایشیا	4,269 کلومیٹر
9	مکنزے (Mackenzie) شمالی امریکہ	4,240 کلومیٹر

کے لئے دنیا میں سب سے زیادہ لوگ ہر سال وہاں پہنچے ہوتے ہیں (کہتے ہیں 22.5 ملین زائرین ہر سال اسے جا کر دیکھتے ہیں) جنوبی امریکہ میں وینزویلا میں Carroa دریا Salto Angel آبشار ایک عجیب نظارہ پیش کرتی ہے۔

جھیلوں (Lakes) کو لے لیں یہ ایک پیچیدہ Ecosystems کے تحت معرض وجود میں آتی ہیں۔ زمین پر 2 فیصد رقبے پر جھیلیں نظر آتی ہیں۔ پینے کے تازہ پانی کا 25% حصہ دنیا میں جھیلیں فراہم کرتی ہیں سائبیریا میں Baikal جھیل دنیا کی سب سے گہری جھیل شمار ہوتی ہے اور سائبیریا کی نیلی آنکھ (Blue eye of Siberia) کہلاتی ہے۔

اسی طرح افریقہ میں Lake Kariba ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور کینیڈا کے درمیان بڑی بڑی جھیلیں ہیں جن میں پینے کے پانی کا تقریباً 22% حصہ ہے۔ Saiist Lawrence Sea Way کی وسعت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا Lake System ہے جو 3700 کلومیٹر میں پھیلا ہوا ہے۔ St. Louis Lake، St Lake، France، Lake Ontario, Lake Erie ان سب کو جوڑ دیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ کی عظمت اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ پانی کے تعلق میں جو پیشگوئیاں قرآن کریم میں صدیوں پہلے کی گئیں وہ آج پوری ہو رہی ہیں سورۃ انفطار آیت 4 میں فرمایا۔

’’جب سمندر پھاڑ کر ملا دیئے جائیں گے۔‘‘

اس میں نہر سویز اور نہر پانامہ کی پیشگوئی کی گئی ہے سورۃ الرحمٰن آیت 21،20 میں فرمایا:۔

اس نے دو سمندروں کو اس طرح چلایا ہے کہ وہ ایک وقت میں مل جائیں گے (سردست) ان کے درمیان ایک پردہ ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے میں داخل نہیں ہو سکتے۔

آیت 23 میں فرمایا ’’دونوں میں سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں۔ یہاں بحیرہ احمر (Red Sea) اور بحیرہ روم (Mediterranean) کا ذکر ہے جن میں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔ مصر میں نہر سویز کے ذریعے ان کو ملا دیا گیا ہے۔

سورۃ الفرقان آیت 54 میں فرمایا۔

’’اور وہی ہے جو سمندروں کو ملا دے گا۔ یہ بہت میٹھا اور یہ سخت کھارا اور کڑوا ہے اور اس نے ان دونوں کے درمیان (سردست) ایک روک اور جدائی ڈال رکھی ہے جو پاٹی نہیں جا سکتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے ترجمہ قرآن میں اس آیت کے حاشیہ میں تحریر فرمایا ہے۔

’’اس میں بحر الکاہل (Pacific) اور بحر اوقیانوس (Atlantic) کا ذکر ہے۔ بحر الکاہل نسبتاً میٹھے پانی کا سمندر ہے اور بحر اوقیانوس کڑوے پانی کا اور ان دونوں کے درمیان ایک روک ہے جس کے متعلق ایک دوسری آیت میں فرمایا ہے کہ یہ روک دُور کر دی جائے گی اور ان دونوں سمندروں کو ملا دیا جائے گا۔‘‘

چنانچہ یہ پیشگوئی نہر پانامہ (امریکہ) کے ذریعے پوری ہوگئی ہے۔

سائنس اور انجینئرنگ کی دنیا میں آج تین بڑے مسائل عالمی سطح پر اُبھر کر سامنے آئے ہیں ان کا تعلق بھی پانی سے ہے۔

دی گارڈین جمعہ 11 مئی 2012ء کے صفحہ نمبر 11 پر اس بارے میں ایک خبر چھپی ہے۔

Three Global Dilemmas Water, Energy and Natural Disasters

صاف پینے کا پانی ہر شخص کو دنیا میں دستیاب کرنا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ بجلی کی پیداوار کا بہت سا انحصار پانی پر ہے پن بجلی گھر دنیا میں ہر اس جگہ مؤثر اور نسبتاً سستے ہیں جہاں پانی کے دریا جاری ہیں یا بلندی سے پانی گرتا ہے۔

حفاظتی تدابیر خاطر خواہ نہ ہونے کی وجہ سے جب سیلاب آتے ہیں تو بڑی تباہی ہوتی ہے دنیا بھر میں مؤثر منصوبہ بندی کے لئے بڑے بڑے ملکوں کو توجہ دلائی گئی ہے۔

بقیہ از صفحہ 4

گوشت کھانا بہت ہی خوفناک بات ہے پھر مردے کا گوشت کھانا۔ یہ مثال کیوں دی گئی اس میں کئی حکمتیں ہیں؟ ایک حکمت تو ظاہر ہے کہ وہ اپنا دفاع نہیں کر سکتا۔ دوسرے اگر دفاع نہ بھی کر سکتا ہو تو یہ حرکت بہت مکروہ ہے اور کسی کا گوشت کھانے والی بات ہے۔

تیسرے کسی کی بوٹی نوچی جائے تو اس کا نقصان پہنچتا ہے، اس کا خون بھی کم ہوتا ہے، اس کا گوشت کا ٹکڑا بھی اس کے جسم سے اترتا ہے اور اگر کسی کو علم نہ ہو کہ میرے ساتھ یہ کیا جا رہا ہے تو اس کو یکطرفہ نقصان پہنچتا رہتا ہے اور عملی دنیا میں غیبت یہی سب کام کرتی ہے‘‘۔ (خطبات طاہر جلد 10 صفحہ 688،687)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز غیبت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

’’...... پھر ایک برائی بدگمانی ہے، بدظنی ہے، خود ہی کسی کے بارے میں فرض کر لیا جاتا ہے کہ فلاں دو آدمی فلاں جگہ بیٹھے ہیں اس لئے وہ ضرور کسی سازش کی پلاننگ کر رہے ہوں گے یا کسی برائی میں مبتلا ہوں گے اور پھر اس پر ایک ایسی کہانی گھڑ لی جاتی ہے جس کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا۔ اور پھر اس سے رشتوں میں بھی دراڑیں پڑتی ہیں۔ دوستوں کے تعلقات میں بھی دراڑیں پڑتی ہیں۔ معاشرے میں بھی فساد پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس برائی سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ فرمایا......(الحجرات:13) کہ اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اسی سے ذاتی تعلقات میں بہتری کی بنیاد قائم رہے گی اور اسی سے معاشرے سے برائیوں کا خاتمہ ہوگا۔ بعض لوگ بعض کے بارے میں بدظنیاں صرف اس لئے کرتے ہیں کہ ذلیل کیا جائے اور دوسروں کی نظروں سے گرایا جائے......‘‘

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ چہارم صفحہ 19 تا 20)

خاکسار دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور جماعت احمدیہ کے ہر فرد بشر کو غیبت سے بچاتا چلا جائے اور ہم اپنے تئیں غیبت سے بچانے کی کوشش میں لگے رہیں تا یہ ہمارے دلوں میں سرایت نہ کر سکے۔

آمین

مکرم لطیف احمد شاہد صاحب کاہلوں

مکرم محمد شریف صاحب شاکر مغل پورہ لاہور کا ذکر خیر

میں 1965ء تا 1973ء ساہیوال میں مربی رہا ہوں۔ چک سکندر کے رہنے والے ایک معزز اور مخلص دوست مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب جوتوں کی باسکو کمپنی کی ایجنسی برائے ساہیوال وہاڑی کے مینیجر بن کر آئے جو بعد میں کسی وقت ضلع جہلم اور ناروے کے امیر جماعت بھی رہے۔

چوہدری صاحب کو اپنی بیٹی سارہ کے رشتہ کی تلاش تھی۔ میرا چونکہ ضلع ساہیوال کی جماعتوں سے تعلق اور رابطہ تھا اور بڑے اچھے مراسم تھے اور برادرم محمد شریف شاکر صاحب کی ہمشیرہ گگو ضلع ساہیوال میں رہتی تھیں۔ ان کو اپنے بھائی شاکر صاحب کے رشتہ کی ضرورت تھی۔ چنانچہ میں نے دونوں کے کوائف کو پیش نظر رکھ کر رشتہ کی تحریک کی۔ دونوں فریق نے رضامندی کا اظہار کیا اور یہ رشتہ طے ہو گیا۔ دونوں فریق میرے ممنون ہوئے اور متواتر میرے ساتھ تعلق رکھا۔

وقت گزرتا گیا سارہ کو خدا تعالیٰ نے پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا دیا۔ جب بڑی لڑکی روبینہ نے بی اے کیا اور اس کے رشتہ کا معاملہ اٹھا تو بات پھر میرے تک پہنچی۔ اس وقت مجھے اپنے بیٹے عزیزم محمد احمد طاہر کے لئے رشتہ کی ضرورت تھی جو ان دنوں جرمنی میں تھا روبینہ صاف ستھری بھولی بھالی دیندار اور پڑھی لکھی لڑکی تھی میں نے اس کے والدین سے ذکر کیا تو انہوں نے اپنے رشتہ داروں کو ٹھکراتے ہوئے اپنی لڑکی کا رشتہ ہمارے ہاں کر دیا اور اس طرح مکرم شاکر صاحب عزیزہ روبینہ کے باپ ہونے کی وجہ سے ہم ایک رشتہ میں منسلک ہو گئے۔

گویا جس لڑکی کا رشتہ میرے ذریعہ ہوا۔ اسی کی سعادت مند بیٹی میری بہو بنی۔ جو خدا کے فضل سے سارے گھر کی بہار ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے برکتوں والی لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین

برادرم محمد شریف شاکر صاحب اسم با مسمّٰی تھے وہ نہایت شریف النفس اور شکر گزار قسم کے انسان تھے۔ نہایت درجہ مہمان نواز تھے۔ مہمان کے آنے پر وہ پھولے نہ سماتے۔ سب گھر والوں کو چوکنا کر دیتے۔ اس مہمان نوازی کی وجہ سے ان کی اولاد میں یہ صفت بدرجہ اولیٰ موجود ہے۔ برادرم شاکر صاحب اپنے دوستوں میں بہت ہردلعزیز تھے۔ وہ بڑے بیدار مغز اور مستعد واقع ہوئے تھے۔ جماعت کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے کچھ عرصہ گلف (Gulf) کی کسی ریاست میں چلے گئے کچھ پیسے جمع ہوئے تو ریلوے کالونی مغل پورہ کے ساتھ گھر تعمیر کر لیا۔ غیر بھی ان کی عزت کرتے تھے۔ محلّہ میں بھی ایک وقار تھا۔ ان کے والد تو بچپن ہی میں فوت ہوگئے تھے والدہ نے کافی لمبی عمر پائی ان کو اپنے پاس رکھا۔ ماں سے ان کی محبت مثالی تھی۔ کام پر جاتے سلام کہتے دعا کے لئے کہتے۔ آتے ہی والدہ کو ملتے۔ بچوں کو بھی دادی کی خدمت میں لگاتے بچے بھی دادی سے بہت مانوس تھے۔ ان کے پاس بیٹھتے اور ان سے کہانیاں سنتے اور ان کو دباتے۔ جب تنخواہ ملتی تو شاکر صاحب آتے ہی تمام رقم والدہ کے ہاتھ پر رکھ دیتے۔ وہ اپنی بہو کو واپس کر دیتیں۔ انہوں نے گھر کو مثالی بنا رکھا تھا۔ اہلیہ کا احترام کرتے۔ بچوں سے شفقت سے پیش آتے اور بہت بے تکلف ہو جاتے۔ ماں کی وفات کے بعد بہت اچاٹ رہنے لگے۔ یہ صدمہ آخری وقت تک انہیں پریشان کرتا رہا۔ ایک حادثے میں جسم سے خون ضائع ہو گیا۔ خون تو دیا گیا مگر وہ کسی ہیپاٹائٹس کے مریض کا تھا اس کے اثرات جسم میں آ گئے۔ اس کے بعد بھی کئی سال تک وہ بہت فعال زندگی گزارتے رہے اور ڈیوٹی پر بھی جاتے رہے آخر میں آ کر ریٹائرمنٹ لے لی۔

ایک عزیزہ کی شادی پر اسلام آباد گئے۔ دل کا اٹیک ہوا اور 58 سال کی عمر میں اسلام آباد میں فوت ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ آمین عام قبرستان ربوہ میں مدفون ہیں۔

مکرم محمد شریف صاحب شاکر اور ان کی اہلیہ نے اپنے بچوں کی بڑی اچھی تربیت کی ہے ان کی اہلیہ مغل پورہ کے ایک حصہ کی صدر لجنہ بھی رہ چکی ہیں۔ بچے بھی جماعتی کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ روبینہ چوہدری اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ ربوہ کی سیکرٹری تجنید ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی روح کو ہمیشہ آرام پہنچاتا رہے اور ان کے اہل و عیال کو برکتیں دیتا رہے۔ آمین

مکرم مرزا رفیق احمد صاحب۔ واہ کینٹ

الفضل کی شہ سرخیاں

بہت ہی بچپن کی بات ہے جبکہ ہم دوسری اور تیسری کلاس میں پڑھا کرتے تھے۔ اس وقت سکولوں میں تختیوں پر خوشخطی کی مشق کرائی جاتی تھی۔ تختی پڑھائی لکھائی کا ایک لازمی جزو تھی تا کہ لکھائی میں نکھار پیدا ہو اور اردو کے ماسٹر صاحب اُسے روزانہ چیک کرتے تھے اور ہمیں حکم تھا کہ روزانہ گھر سے لکھ کر لائیں۔ ہمارے گھر میں الفضل اخبار آتی تھی والد محترم ہم سب بچوں کو سنایا کرتے تھے اور پھر انہیں جلدوں میں محفوظ کر لیا کرتے تھے۔ میں گھر میں سب سے چھوٹا تھا۔ مجھے تو والد صاحب کا سنانا سمجھ نہیں آتا تھا۔ مگر میرے دل میں اس کے لئے احترام ضرور پایا جاتا تھا۔ میرا روزانہ کا یہ کام ہوتا تھا کہ میں **اپنی تختی پر اپنے قاعدہ کی بجائے الفضل کی شہ سرخیوں کو زینت بناتا اور بڑے غور سے ان فقرات کو اسی طرح نقل کرنے کی کوشش کرتا۔** ماسٹر صاحب میری تختی چیک کرتے تو خوشی کا اظہار کرتے اور مسکراتے۔ شاید اس کی وجہ الفضل کی شہ سرخیوں کی لکھائی تھی۔ بہرحال یہ سلسلہ چلتا رہا اور الفضل سے مجھے لگاؤ پیدا ہو گیا۔ بلکہ رشتہ داری ہو گئی پھر ایسا حالات نے پلٹا کھایا کہ پاکستان کے لئے ہجرت کرنی پڑی۔ اس وقت میں پانچویں کلاس میں تھا۔ کئی سال تک کسمپرسی کے حالات رہے والدین بھی جلد فوت ہو گئے۔ پھر ایک عرصہ تک الفضل سے رابطہ نہ رہا اس کی محبت کے جراثیم دب گئے مگر مرے نہیں۔ پھر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میں 1953ء کے شروع میں آرڈیننس فیکٹری واہ کینٹ میں ملازم ہو گیا۔

سروس کے دوران یہ رابطہ کافی حد تک بحال ہو گیا۔ اب تو ایک عرصہ سے اس کے مطالعہ بن چین نہیں پڑتا۔ اس سے ہمیں دینی دنیاوی، تاریخی روحانی اور جماعتی ترقیات کی غذا مہیا ہوتی رہتی ہے۔ آجکل تو ڈاک کا نظام بھی تعصب کی نذر ہو گیا ہے۔ اخبار کے پرچے آٹھ دس اکٹھے ہی ملتے ہیں اور جب یہ بنڈل موصول ہوتا ہے تو پھر کوئی ضروری کام ہو یا من پسند TV کا پروگرام ہو اس کو میں تین طلاقیں دے دیتا ہوں جب تک موصولہ اخبار کا مطالعہ مکمل نہ کر لوں چین نہیں آتا۔ 25 جولائی کے الفضل میں ایک درخواست دعا کا اعلان میری نظر سے گزرا جس میں صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی طرف سے برادرم مکرم کنور ادریس صاحب کی بیماری کا ذکر کر کے احباب سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کی گئی تھی۔ کنور ادریس صاحب بچپن میں میرے کلاس فیلو محلّہ دارالفضل کے مکین اور ہمارے گھر سے ساٹھ ستر گز کی دوری پر رہتے تھے۔ ان کے ساتھ گزرے ہوئے وقت یاد آ گئے۔

یہ الفضل ہی کی برکت ہے جس سے ہمارا دل و دماغ روشن رہتا ہے جس سے ہمیں قوم و ملک افراد جماعت مظلوم اسیران۔ بیمار اور پریشان حال افراد کے لئے دعا کی تحریک پیدا ہوتی رہتی ہے۔

سب محبتیں جاگ پڑیں اور دل سے دعا نکلی کہ اے میرے مولیٰ میرے اس شناسا دوست اور دوسرے پریشان حال بیمار جن کو میں نہیں جانتا ان سب کو اپنے فضل سے صحت و تندرستی عطا کرے۔ آمین

میری دعائیں ساری کریو قبول باری
میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری

قرضِ حیات

قرضِ حیات، روح سے چکایا نہ جائے گا
واپس بدن میں اس سے تو آیا نہ جائے گا

دن رات پوجتے ہیں جو اپنے بدن کو لوگ
ان سے ہی بوجھ تن کا اٹھایا نہ جائے گا

سارا جہان کوششیں کر کے بھی دیکھ لے
اک کیڑا، زندہ، اُن سے بنایا نہ جائے گا

ماں باپ کے پیار کی ملتی نہیں نظیر
اک پل کا قرض، ماں کا، چکایا نہ جائے گا

لاکھوں گنا بڑی بھی ہو، یہ کائنات اور
مولا کا پیار اس میں سمایا نہ جائے گا

اُس، اک سے، پیار کرنے کی ملتی رہی سزا
جس کا پیار دل سے بھلایا نہ جائے گا

مرتے رہیں گے حسن پر اس کے ہمیش لوگ
چہرہ سے جس کے پردہ ہٹایا نہ جائے گا

یہ حسن، یہ جمال، توازن یہ اعتدال
کوشش بھی کر لو، ان کو ہلایا نہ جائے گا

پروفیسر محمد اکرام احسان

اطلاعات و اعلانات

کامیابی

مکرم محمد سلیم شاہد صاحب نائب امیر ضلع قصور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری دو بیٹیوں زوبیہ سلیم اور مہوش سلیم نے لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی لاہور سے (M.Phill Physics 2nd Smester) میں اپنے ڈیپارٹمنٹ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ دونوں نے پورا 4GPA حاصل کیا ہے۔

تیسری بیٹی دردانہ سلیم نے (B.Ed Hons 4th Smester) میں 4GPA کے ساتھ اپنی کلاس میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو دین و دنیا میں اعلیٰ کامیابیاں عطا فرماتا رہے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد سلیمان بقاپوری صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری خالہ مکرمہ صفیہ سیال صاحبہ اہلیہ محترم صالح محمد سیال صاحب مرحوم 90 سال کی عمر میں ایک فعال زندگی گزار کر 29 ستمبر 2014ء کو امریکہ میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کی بڑی بہو، حضرت مولوی شیر علی صاحب کی نواسی اور حضرت حکیم شیر محمد صاحب (یکے از 313 رفقاء) کی پوتی تھیں۔

مرحومہ ایک لمبے عرصے تک کراچی میں طارق روڈ پر مقیم رہیں جہاں مختلف عہدوں پر جماعتی خدمات انجام دیتی رہیں۔ آپ نے ایک بھرپور زندگی گزاری۔ شادی کے وقت صرف میٹرک پاس کیا تھا۔ بعد میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم بھی جاری رکھی اور ایم اے پاس کیا اور سکول کی ہیڈ مسٹرس بن کر ریٹائر ہوئیں۔

آپ کے تین بچے مکرمہ ڈاکٹر شاہدہ احمد صاحبہ شکاگو، محترمہ ظاہرہ عباس صاحبہ نیو جرسی، مکرم ڈاکٹر حامد سیال صاحب کیلیفورنیا امریکہ اور محترم شاہد سیال صاحب سویڈن میں رہائش پذیر ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے درجات کو بلند کرتا چلا جائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم کلیم احمد صاحب ترکہ مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ)

مکرم کلیم احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کی والدہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 8 بلاک نمبر 21 محلّہ دارالعلوم شرقی کل رقبہ 10 مرلہ میں سے 5 مرلہ رقبہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ چونکہ خاکسار اکلوتا وارث ہے لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم کلیم احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ 30 یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15,20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

13۔اکتوبر2014ء

12:30 am	In-Depth
1:40 am	Roots To Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
2:10 am	Water For Life (پانی زندگی ہے)
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10۔اکتوبر2014ء
4:10 am	سوال و جواب
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	گلشن وقف نو
7:25 am	Roots To Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10۔اکتوبر2014ء
9:00 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	بیت العطاء کا افتتاح
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	کوئیز۔روحانی خزائن
2:00 pm	فرنچ پروگرام 7 مارچ 1999ء
3:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 2014ء
4:10 pm	ملیالم سروس
4:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جنوری 2009ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	ملیالم سروس
8:30 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	بیت العطاء کا افتتاح

14۔اکتوبر2014ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جنوری 2009ء
4:05 am	ملیالم سروس
4:30 am	کوئیز۔روحانی خزائن
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات
6:00 am	الترتیل
6:30 am	بیت العطاء کا افتتاح
7:25 am	کڈز ٹائم
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جنوری 2009ء
9:05 am	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9:35 am	سیرت حضرت مسیح موعود
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:00 pm	الف اردو
1:35 pm	آسٹریلین سروس
2:05 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 10۔اکتوبر2014ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	سپینش سروس
8:40 pm	عصر حاضر
9:45 pm	احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	گلشن وقف نو

15۔اکتوبر2014ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10۔اکتوبر2014ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	الف اردو
2:10 am	نور مصطفویؐ
2:55 am	احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن
3:00 am	عصر حاضر
4:00 am	سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:55 am	یسرنا القرآن
6:15 am	نور مصطفویؐ
6:30 am	گلشن وقف نو
7:30 am	الف اردو
8:15 am	احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن
9:00 am	Pakistan In Perspective
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے 27 جولائی 2008ء
1:00 pm	ریئل ٹاک
2:00 pm	سوال و جواب 20 مئی 1995ء
3:20 pm	انڈونیشین سروس
4:25 pm	سواحیلی سروس
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جنوری 2008ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	دینی و فقہی مسائل
8:45 pm	کڈز ٹائم
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ یوکے

اٹھوال فیبرکس
بوتیک ہی بوتیک، بوتیک کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل
اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

وردہ فیبرکس
کرتے ہی کرتے عید کولیکشن
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

نور سائیکل ورکس
یادگار روڈ سے دارالرحمت شرقی نزد ابراہیم آٹا چکی شفٹ ہوگیا ہے۔
مطیع الرحمٰن ناصر: 047-6213999

موٹر پوائنٹ
نئی اور پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
پروپرائٹر: آصف احمد ظفر
17 بلال مارکیٹ ربوہ
0345-6311000,0300-7710709
asifbaloch786@ymail.com

تاج نیلام گھر
ہر قسم کے گھریلو سامان کی خرید و فروخت
سب سے اچھا ریٹ | فوراً ادائیگی
صرف ایک کال پر نمائندہ آپ کی دہلیز پر
لوڈنگ ان لوڈنگ کی سہولت
پروپرائٹر: شاہد محمود
03317797210
0476212633

ربوہ میں طلوع و غروب 3۔اکتوبر

طلوع فجر	4:42
طلوع آفتاب	6:01
زوال آفتاب	11:57
غروب آفتاب	5:54

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

3۔اکتوبر2014ء

6:20 am	بیت طاہر کا افتتاح 11 فروری 2012ء
8:15 am	ترجمۃ القرآن کلاس 11 نومبر 1997ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:45 am	بیت الواحد کا افتتاح
4:00 pm	دینی و فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3۔اکتوبر2014ء

درخواست دعا

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں۔

نظارت اصلاح وارشاد مقامی کے مربی مکرم وقاص احمد صاحب کی پہلی بیٹی عزیزہ نور الایمان واقفہ نو بعمر اڑھائی سال گردوں کے کینسر (Wilm's Tumour) کے مرض میں مبتلا ہے۔ ان دنوں چلڈرن ہسپتال لاہور میں بذریعہ کیموتھراپی علاج جاری ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ عزیزہ کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور والدین کی پریشانی دور فرمائے۔ آمین

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

FR-10